حدیثِ کربلا

طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب : حدیثِ کربلا

مصنف : علامہ طالب جوہری

اشاعتِ چہارم : ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ : مزمل شاہ

ناشر : مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی

طباعت : سید غلام اکبر 0303265981 4

قیمت : ۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱-۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳-۲۱۲۷۹۳۲

لڑنے کے لئے آیا ہوں یا تم مجھ سے لڑنے کے لئے آئے ہو؟ میں نے تمہارا راستہ روکا ہے یا تم نے میرا راستہ روکا ہے؟ یہ تم لوگ ہو کہ میرے بچوں اور بھائیوں کو قتل کر دیا۔ اب ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی۔ وہ غصہ میں جنگ کرنے کے لئے آگے آیا تو آپ نے تلوار مار کر اس کا سر قلم کر دیا۔ اس کے بعد ایک مشہور بہادر یزید ابطحی دعوے کرتا ہوا آگے آیا۔ آپ نے اسے دو ٹکڑے کر دیا۔(۱)

فاضل حائری لکھتے ہیں کہ سید الشہداء تلوار چلاتے جا رہے تھے کہ شمر گھبرایا ہوا ابن سعد کے پاس آیا اور کہا کہ لشکر کو تین حصوں میں تقسیم کرو۔ سارے تیر انداز ایک ساتھ حسین پر تیر پھینکیں اور سارے شمشیر زن اور نیزہ بردار ایک ساتھ تلواروں اور نیزوں سے حملہ کریں اور سارے پتھر اور آگ کا گولہ پھینکنے والے ایک ساتھ حملہ کریں۔ اکیلے حسین پر سارے لشکر کی تلواریں چلیں، سارے لشکر کے نیزے آئے اور سارے لشکر کے پتھر برسنے لگے اور حسین زخمی ہوتے چلے۔ حسین کے جسم مطہر پر تیر اس طرح پیوست تھے جیسے ساہی کے جسم کے کانٹے ہوں یا کوئی بڑا پرندہ اپنے بال و پر پھیلائے کھڑا ہو۔(۲)

پیشانی پر تیر

جنگ جاری تھی ابوالحتوف جعفی نے کمان میں تیر جوڑ کر آپ کی پیشانی کی طرف پھینکا۔ پیشانی سے خون جاری ہوا اور آپ کے چہرہ اور ریشِ مبارک پر پھیل گیا۔ آپ نے آسمان کی طرف سر کو بلند کیا اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ ﴿اللهم انك تریٰ ما انا فیه من عبادك هؤلآء العصاة اللهم احصهم عددا و اقتلهم بددا ولاتذر علٰی وجه الارض منهم احدا ولا تغفرلهم ابدا﴾ بارالٰہا! تو جانتا ہے کہ میں ان لوگوں میں گھر گیا ہوں اور تیرے نافرمان بندوں کے ہاتھوں کس طرح مصیبتیں برداشت کر رہا ہوں۔ بارالٰہا روئے زمین سے ان کو مٹا دے اور انہیں ہلاک و فنا کر دے اور ان کو نابود کر دے اور ان کی مغفرت نہ فرما۔(۳)

۱۔ معالی السبطین ج ۲ ص ۳۰۔۳۱

۲۔ معالی السبطین ج ۲ ص ۳۴

۳۔ مقتل خوارزمی ج ۲ ص ۳۸، نفس المہموم ص ۱۸۹